اسلام نے خدا کی عبادت کا جو درس دیا اس کی عالمگیر حکمت یہی ہے مگر افسوس ہم ایسے غافل ہیں کہ خدا اور اس کے فرائض کو بھولے بیٹھے ہیں۔ قرآن نے گذشتہ قوموں کی تباہی و عذاب کے حالات بیان کرکے ہم کو جتا دیا تھا کہ ہم خدا کی سرکشی نہ کریں ورنہ ہم مبتلائے عذاب ہوں گے مگر ہم احسان فراموش انسانوں نے اس پر غور نہیں کیا اور ناعاقبت شناسی سے دنیا اور خواہشات دنیا میں پھنس گئے خدا کے فرائض کو چھوڑ بیٹھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۵ / جنوری کو ہمیں خدا کے خوفناک عتاب کا سامنا کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے صرف تین چار منٹ کے زلزلے سے ہمیں بتا دیا کہ کوئی ہستی نہیں جو سکنڈ بھر بھی ہماری قوت کے سامنے ٹھہر سکے۔ آہ وہ کیا روح فرسا وقت تھا۔ مکانوں کے گرنے اور کانپنے کی خوفناک آوازیں ہمارے کانوں میں آ رہی تھیں۔ زمین کے پھٹنے کا مہیب منظر ہمارے دلوں کو ہلا رہا تھا مغرب کی تند و تیز ہوا سے بدن کپکپا رہا تھا۔ ہمارے ہر چہار طرف کھیتوں میں مکانوں میں آنگنوں میں غرضکہ ہر جگہ زمین سے پر جوش پانی اُبل رہا تھا۔ ہماری زندگی کے سامان پانی اور بالو میں مخلوط ہو کر بہہ رہے تھے۔ ہمارے زخم خوردہ عزیز نیم جاں پڑے ہوئے کراہ رہے تھے مگر ہمیں ان باتوں کی کوئی پرواہ نہ تھی صرف اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ ہمارے دماغ بالکل ماؤف تھے۔ مادیات کے پردے ہماری آنکھوں سے اٹھ گئے تھے۔ ہمیں بالکل عالم برزخ نظر آ رہا تھا۔ ہم بدحواسی کے عالم میں بھاگ رہے تھے۔ آہ وہ مستورات و پردہ نشین جن کو ان تکالیف کا تصور بھی نہ ہوا تھا۔ جنہوں نے گھر سے باہر قدم نہ نکالا تھا۔ اس وقت سرد ہوا میں ٹھٹھرتی ہوئی ماحول کے منظر سے حیران و پریشان ہو کر اطمینان کی جگہوں میں بھاگ رہی تھیں کسی کو اپنے بدن کی بھی خبر نہ تھی۔ مائیں بچوں کو چھوڑ کر شوہر بیوی سے بے خبر اپنی جان بچانے کی فکر میں تھے۔ ہر طرف رونے چیخنے اور توبہ و استغفار کی صدائیں بلند تھیں کسی کو زندگی کی امید نہ تھی۔

اس حادثۂ عظیمہ کو دیکھتے ہوئے ذرا قدرت کے عجائبات بھی ملاحظہ کریں کہ زلزلہ میں خدا نے کیا کیا اپنی عظیم الشان قدرت کے نمونے ظاہر کئے۔ اخبارات میں اسٹیٹس مین کے نامہ نگار کا چشمدید بیان شائع ہو چکا ہے کہ پٹنہ کے سامنے گنگا جیسی بڑی ندی بالکل خشک ہو گئی۔ اسٹیمر اور غسل کرنیوالے لوگ خشکی پر کھڑے ہوئے نظر آنے لگے۔ پھر پانچ چھ منٹ کے بعد پانی اپنی روانی میں بہنے لگا۔ کہاں ہیں موسیٰ علیہ السلام کے معجزۂ نیل کا انکار کرنے والے؟ دیکھو قدرت کیا کیا کرشمہ دکھاتی ہے۔

اخبار مدینہ میں امارت شرعیہ کے ایک رکن کا بیان شائع ہوا ہے کہ وہ ضلع مظفر پور کے ایک دیہات میں تھے۔ زلزلہ سے کھیت میں بھاگ پڑے۔ زمین پھٹی اور وہ سینہ تک اندر آ گئے۔ پھر پانی کا پر زور اُبال ہوا۔ جس نے ان کو اوپر پھینکدیا وہ جان کی سلامتی پر خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے گھر آئے۔

موضع اونسی دموضع نظرا ضلع دربھنگہ کا سچا واقعہ ہے کہ بچہ والی عورتیں گھر میں تھیں جب زلزلہ آیا بچوں کو چھوڑ کر بھاگ گئیں۔ شیر خوار بچے مکان میں پڑے رہے۔ مکان گر گیا۔ جب زلزلہ کے بعد لوگوں نے مکان کی چھپر ہٹائی تو بچے انگلی منہ میں رکھے ہوئے کھیل رہے تھے۔ اس قسم کے واقعے متعدد مواضعات میں ہوئے کہ دو دیواروں کے نیچے بچے آ گئے۔ دونوں دیوار آپس میں مل گئیں۔ بچے ان کے نیچے زندہ بچے رہے۔ شہروں کی تباہی

میں ملبے کی صفائی کے وقت کئی کئی روز بعد زندہ لوگ نکلے۔ یہ بھی خدا کی شان ہے جس کو چاہتا ہے بچاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے روح قبض کراتا ہے۔ بعض مقامات میں اس قسم کے واقعات ہوئے کہ آدمی اور جانور زمین کے شگاف میں پڑے اور پس پس کر دو دو تین تین گزوں پر خود زمین نے ان کی لاشیں اوپر پھینکدیں۔ اللہ اکبر۔ اللہم احفظنا۔

ریت کے نکلنے سے جو دلدل بن گیا اس میں کتنے آدمی پھنسے۔ اس دن خوف سے کوئی ان کو نکالنے والا نہیں ملتا تھا کئی کئی دنوں کے بعد وہ نکالے گئے۔

موضع جوگیارہ ضلع دربھنگہ کا واقعہ ہے کہ زلزلہ کے وقت ایک بڑی تالاب کے اندر سے تقریباً ۲ کٹھہ کی زمین سطح آب سے اٹھکر بالکل معلق ہوکر پھر اپنی جگہ بیٹھ گئی۔ دربھنگہ و مظفر پور میں متعدد مواضعات میں تالابوں کا پانی بالکل خشک ہو گیا۔ مچھلیاں اوپر پڑی ہوئی تھیں جن کو ڈر سے کوئی پکڑتا نہیں تھا۔ آخر بڑی ہمت سے پکڑ پکڑ کر مطمئن لوگوں نے کھائیں۔

بنارس کا واقعہ اخبارات میں آرہا ہے کہ وہاں متعدد کنویں کا پانی لب تک بار بار اُبل آتا ہے۔ پھر خشک ہوجاتا ہے۔ لوگوں میں خوف و ہراس طاری ہے۔

ضلع دربھنگہ میں مشرقی جانب دریائے کوسی کے کنارے کے مواضعات میں متعدد بار فاسفورس نکلے۔ جن میں روشنیاں ہوتی تھیں تو دہقانی چونکہ اسے نہیں جانتے تھے اس لئے بہت خوف و ہراس پھیل گیا تھا۔ ۸ ارفروری کو دربھنگہ ضلع میں ۹ بجے شب کو ستارہ ٹوٹا جس کی خوفناک آواز سبھوں نے سنی اور تمام جگہ لوگوں نے روشنیاں دیکھیں وغیرہ وغیرہ واقعات مذکورہ بالا جو ضلع دربھنگہ سے متعلق ہیں ہمارے محترم مولوی عبدالحلیم ناظم دربھنگوی مدیر محدث کے چشمدید اور بعض محقق طور پر سنے ہوئے ہیں۔

ناظرین! اس قیامت خیز زلزلہ کے ان عجائبات کو چشم حقیقت سے ملاحظہ کریں اور خدا کی عالمگیر قدرت پر غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کتنا بڑا قادر مطلق ہے۔ بلاشبہ خدائی قدرت کے سامنے فلاسفہ اور سائنس دانوں کی بے معنی تاویلات یا بخت و اتفاق کی مہمل اصطلاح کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ ہم کو اپنے خالق پر اعتقاد کامل رکھنا چاہئے اور ان کوائف سے عبرت لیکر فرائض خداوندی کو اچھی طرح انجام دینا چاہئے کہ وہی چیز خدائی عتاب سے نجات دینے والی ہے۔ یا مقلب القلوب ثبت قلوبنا علی دینک۔

ضروری اطلاع

ناظرین محدث ہر خط و کتابت خصوصاً تبدیل پتہ میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل سے مجبوری ہوگی نیز منی آرڈر بھیجنے والے حضرات کوپن پر بھی پورا پتہ ضرور لکھدیا کریں۔

مینیجر